69875 ـ ساس كى بےعزتى كرتا اور اس سے بائيكاٹ كر ركھا ہے

سوال

كيا ساس سے بائيكاٹ كرنا يا اس كے سامنے آواز بلند كرنا يا اسے گالى دينا جائز ہے ؟
برائے مہربانى اس موضوع كى وضاحت كريں اور موضوع كى اہميت كى خاطر اس كے ليے كتاب و سنت سے دلائل بھى بيان كريں، ميرى بہن شادى شدہ ہے اور اس كا خاوند اكثر طور پر ميرى والدہ كے ساتھ اختلاف كرتا ہے، اور ہمارے ساتھ بہت زيادہ مشكلات پيدا كرتا رہتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

خاوند كو بيوى كے رشتہ داروں كے ساتھ حسن اخلاق كا مظاہرہ كرنا چاہيے اور خاص كر ساس كے ساتھ تو اچھے اخلاق اور حسن سلوك كا مظاہر كيا جائے؛ كيونكہ اس كے نتيجہ ميں خاوند اور بيوى كے مابين محبت و الفت پيدا ہوتى ہے، اور ازدواجى زندگى ميں بھى ٹھراؤ و استقرار پيدا ہوتا ہے.

كيونكہ بيوى كى والدہ كى عزت و تكريم حقيقت ميں بيوى اور اپنى اولاد كى نانى كى عزت و تكريم كہلاتى ہے، اور ساس كى بےعزتى اس كى بيوى اور اولاد كى بےعزتى تصور كى جائيگى، اور حسن معاشرت سے خارج كہلائيگى جس ميں اللہ نے صلہ رحمى كا حكم ديا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور ان عورتوں كے ساتھ حسن معاشرت اختيار كرو النساء (19).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور ان عورتوں كے بھى اسى طرح حقوق ہيں جن طرح ان پر ہيں اچھے طريقہ سے، اور مردوں كو ان عورتوں پر فضيلت حاصل ہے، اور اللہ تعالى غالب و حكمت والا ہے البقرۃ (228).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم ميں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں كے ليے بہتر ہے، اور ميں تم سب ميں سے اپنے گھر والوں كے ليے بہتر ہوں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (3895) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1977) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ترمذی میں حسن قرار دیا ہے.

ذرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حال پر تو غور کریں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی وفات کے بعد ان کی سہیلیوں کی عزت و تکریم کیا کرتے تھے، جو اس کی تاکید ہے کہ بیوی کے عزیز و اقارب اور رشتہ داروں کی عزت و تکریم کرنی چاہیے، کیونکہ اس میں بیوی کی عزت و تکریم ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ:

" میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کے علاوہ کسی پر غیرت نہیں کھائی حالانکہ میں نے خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کو پایا بھی نہیں.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کرتے تو فرمایا کرتے:

یہ خدیجہ کی سہیلیوں کو بھیجو، عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایك دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ناراض کر دیا اور کہنے لگی:

خدیجہ ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" یقینا مجھے خدیجہ کی محبت سے نوازا گیا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2435).

مسلم شریف کی دوسری حدیث میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بیان ہے کہ:

" خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کا اجازت طلب کرنا یاد آگیا تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے، اور فرمانے لگے: اے اللہ ہالہ بنت خویلد "

صحیح مسلم حدیث نمبر (3427).

رہا مسئلہ گالی نکالنے اور آواز بلند کرنے کا تو یہ چیز حسن اخلاق کے بھی منافی ہے، بلکہ یہ تو گناہ کا باعث بنتی ہے اس لیے کسی بھی مسلمان شخص کو گالی نکالنا جائز نہیں.

اسی طرح بائیکاٹ کرنا اور کسی سے قطع تعلقی کرنے سے بھی شریعت اسلامیہ منع کرتی ہے.

صحیح بخاری اور مسلم میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کسی بھی مسلمان شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین راتوں سے زائد ناراض رہے، وہ دونوں ملیں تو ایک دوسرے سے اعراض کرلیں، اور ان دونوں میں اچھا اور بہتر وہی ہے جو سلام کرنے میں ابتدا کرنے والا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6077) صحیح مسلم حدیث نمبر (2560).

اس بنا پر اس شخص کو چاہیے کہ وہ اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنی بیوی اور اس کے رشتہ داروں سے اچھا اور بہتر سلوک کرے، تا کہ ان دونوں میں محبت و الفت اور انس پیدا ہو، اور اللہ تعالی اس کے اہل و عیار اور گھر میں برکت عطا کرے.

واللہ اعلم .